سوال

(732) صحابہ کرام کے متعلق درست موقف

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تاریخ کے ایک طالب علم کے اس سوال کا کیا جواب دیا جا سکتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں سے باغی کون ہے ؟ قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ کا مطالبہ ایک سیاسی چال اور اقتدار چھوڑنے سے انکار کے بہانے کے لیے استعمال کیا گیا ؟ (سائل) (۱۱ جون ۲۰۰۴ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں حق پر تھے، وجہ نزاع محض اجتہادی تھی جس کی بنا پر کسی پر کوئی مواخذہ نہیں، بلاشبہ وہ سب جنتی ہیں، (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ) قصۂ عمار کی بنا پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ پر باغی کا اطلاق کرنا درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت عمار کا قاتل وہی باغی گروہ ہے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں شامل تھے۔ نامور محقق حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں :

''گھمسان کے رَن میں عین ممکن ہے کہ حضرت علی کی فوج میں شامل گروہ باغی ہی کے ہاتھوں انہی کی فوج کے چند آدمی بھی مارے گئے ہوں جن میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ بھی شامل ہوں یا پھر ان ہی قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے کچھ افراد گروہِ معاویہ میں محض اس بناء پر شامل ہوگئے ہوں کہ اس طرح ان کی طرف سے لڑتے ہوئے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کرکے گروہِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو گروہِ باغی باور کرانے کی کوشش کریں۔'' (خلافت وملوکیت، ص: ۳۸۰)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ الفاظ حدیث 'تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کے باغی ہونے پر نص نہیں، چنانچہ وہ اس کی ایک توجیہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں :

'ثُمَّ إِنَّ عَمَّارًا تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ لَیْسَ نَصًّا فِی أَنَّ ہٰذَا اللَّفْظَ لِمُعَاوِیَۃَ وَأَصْحَابِہٖ بَلْ یُمْکِنُ أَنَّہٗ أُرِیْدَ بِہٖ تِلْکَ الْعِصَابَۃُ الَّتِیْ حَمَلَتْ عَلَیْہِ حَتّٰی قَتَلَتْہُ وَہِیَ طَائِفَۃٌ مِنَ الْعَسْکَرِ، وَمَنْ رَضِیَ بِقَتْلِ عَمَّارٍ کَانَ حُکْمُہٗ حُکْمَہَا، وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ أَنَّہٗ کَانَ فِی الْعَسْکَرِ مَنْ لَمْ یَرْضَ بِقَتْلِ عَمَّارٍ کَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ الْعَاصِ وَغَیْرِہٖ بَلْ کُلُّ النَّاسِ کَانُوْا مُنْکِرِیْنَ لِقَتْلِ عَمَّارٍ حَتّٰی مُعَاوِیَۃَ وَعَمْرٍو۔' (فتاویٰ ابن تیمیۃ، ج: ۴، ص: ۲۲۶)

''ممکن ہے اس سے مراد گروہ کے وہ افراد ہوں جنھوں نے حضرت عمار پر حملہ کرکے انھیں قتل کر دیا، اور وہ لشکر میں شامل تھے، نیز جو شخص عمار کے قتل پر راضی تھا اس کا حکم بھی ان جیسا ہوگا ورنہ یہ بات معلوم ہے کہ لشکر میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو عمار کے قتل پر راضی نہ تھے جیسے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں بلکہ سب لوگ عمار کے قتل کے منکر

تھے یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو رضی اللہ عنہ بھی اس زمرہ میں شامل ہیں۔''

جہاں تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے مطالبہ کا تعلق ہے تو وہ مطالبہ فردِ واحد کا نہیں تھا جو اقتدار کے لیے کوشاں ہو بلکہ ہر طرف سے اس کو عوامی تائید حاصل تھی۔ موصوف مذکور فرماتے ہیں کہ جب پوری مملکت میں مطالبۂ قصاص کی آواز گونج رہی تھی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے بحیثیت گورنر شام عوامی آواز کو عملی اقدام دینے کے لیے وجہ جواز پوری طرح موجود تھی لیکن پھر بھی ایسا نہیں کیا بلکہ ان کو گورنری طاقت استعمال کرنے پر خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجبور کیا ورنہ بحیثیت گورنر انھوں نے کبھی نہ مطالبہ کیا۔ ان پر گورنری کی طاقت استعمال کرنے کا الزام اس وقت چسپاں ہوسکتا تھا اگر وہ مطالبے کے ساتھ یہ حکم بھی دیتے کہ مطالبہ پورا نہ ہونے کی صورت میں بذریعہ طاقت یہ مطالبہ پورا کیا جائے گا لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ پرامن طریقے سے مطالبہ قصاص کرتے رہے تاآنکہ انھیں طاقت استعمال کرنے پر مجبور کردیا گیا۔ ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کے مطالبہ میں کوئی سیاسی چال مضمر نہ تھی جس سے اقتدار چھوڑانا مقصود ہو بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رویہ سے حالات نے پلٹا کھایا۔ ماشاء اللہ کان۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب اللباس: صفحہ: 517

محدث فتویٰ